بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

احتساب یکم جولائی سے "برہان" کی عمر کا دوسرا سال شروع ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس ایک سال میں ندوۃ المصنفین نے جو کام انجام دیا ہے، اُس کا جائزہ لے لیا جائے تاکہ اربابِ نظر و انصاف خود فیصلہ کر سکیں کہ اس ادارہ سے مستقبل میں خوشگوار توقعات قائم کی جا سکتی ہیں، یا نہیں؟ اور نیز خود کارکنان ادارہ کو اس امر پر غور کرنے کا موقع ملے کہ انہوں نے اپنے فرض کو بجا لانے میں کس حد تک مستعدی، بیدارعملی اور شغف و انہماک کا ثبوت دیا ہے۔ ہم سب کا اصل نگراں وہ خدائے علیم و خبیر ہے جس سے انسان کی مخفی نیتوں کا کوئی راز، اور انسانی اعمال و افعال کا کوئی بھید پوشیدہ نہیں۔ اور جس نے خود اپنے فرمانِ ذیشان "لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت" کے مطابق ہر انسان کو اپنے عمل کی مکافات پانے پر متنبہ کر دیا ہے۔

جن لوگوں کو ذمہ دارانہ کام کرنے کا تجربہ ہے، وہ جانتے ہیں کہ کسی اہم اور مہتم بالشان کام کا شروع کر دینا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا اُس کو شروع کر کے کسی مضبوط اور استوار بنیاد پر قائم کرنا اور اُس کی بقا کے ذرائع تلاش کرنا، اب سے صرف ایک سال پہلے کی بات ہے کہ ندوۃ المصنفین کا قیام عمل میں آیا۔ ظاہر ہے ایک تصنیفی ادارہ کے لیے سب سے بڑی اور اہم ابتدائی ضرورت جس کے بغیر تصنیف و تالیف کی جانب ایک قدم بھی نہیں اُٹھایا جا سکتا ایک وسیع لائبریری کا قیام ہے۔ مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی نے قیام کلکتہ

کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے ہزاروں روپے کی کتابوں کا جو بڑا ذخیرہ فراہم کیا تھا وہ سب کا سب انھوں نے اپنے ساتھ کلکتہ سے دہلی منتقل کر دیا۔ لیکن ندوۃ المصنفین جن وسیع مقاصد کے ماتحت قائم ہوا ہے اُن کی تکمیل کے لیے یہ ذخیرہ کفایت نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے مصر، استنبول، لندن، جرمنی اور دوسرے مقامات سے کتابیں منگوائی گئیں۔ اس میدان کے باخبر اصحاب کو معلوم ہے کہ ایک جدید علمی و تصنیفی ادارہ کے لیے ضروری کتابوں کا انتخاب، تلاش و جستجو سے مناسب قیمت پر انکو فراہم کرنا اور حسنِ ترتیب کے ساتھ ان کو ایک مہذب اور ترقی یافتہ لائبریری کے قالب میں منتقل کرنا کس درجہ دیر طلب اور غور و تعمق کا کام ہے۔ اب الحمد للہ یہ مرحلہ بڑی حد تک طے ہو چکا ہے[1]۔

ندوۃ المصنفین نے دنیا کے مشہور مکتبوں سے تعلقات قائم کر لیے ہیں۔ کتابیں اب بھی آرہی ہیں اور برابر آتی رہینگی لیکن ناکافی ہونے کے باوجود اس وقت ادارہ کے پاس کتابوں کا ایسا ذخیرہ ضرور موجود ہے جو ایک تصنیفی ادارہ کی بنیاد قرار پا سکتا ہے۔ اس ذخیرہ میں ہر علم و فن کی عربی انگریزی اور جرمنی کی اہم کتابیں موجود ہیں، جو بحیثیت مجموعی دہلی کے کسی کتب خانہ میں بیک وقت

---

[1] ناسپاسی ہوگی اگر لائبریری کی تاسیس کے سلسلہ میں ندوۃ المصنفین کے سب سے بڑے محسن اور دہلی و کلکتہ کے مشہور و معروف صاحب خیر فخر قوم جناب محترم شیخ فیروز الدین صاحب پروپرائٹر جے بی فیروز کمپنی کلکتہ کی کرم گستریوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ یہ موصوف ہی کی غیر معمولی توجہ کا نتیجہ ہے کہ ادارہ کو اس قدر جلد اتنی اچھی لائبریری میسر ہوگئی۔ آپ نے سات ہزار روپیے کی گراں قدر رقم صرف لائبریری کے لیے مرحمت فرمائی، اور سچ تو یہ ہے کہ ادارہ کے تمام ہی شعبوں کی کامیابی میں اللہ رب العالمین کے فضل کے بعد آپ کا دست کرم کار فرما ہے۔

اسی تقریب سے آج ہم پہلی مرتبہ ان مقتدر ہستیوں کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جنھوں نے بحیثیت بانی کے ندوۃ المصنفین کی تشکیل میں حصہ لیا اور کاروبار کی حوصلہ فرسا حالت کے باوجود اس سلسلہ میں ہزاروں کی اعانت فرمائی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر یہ حضرات شروع میں اتنی بلند حوصلگی سے ادارہ کی اعانت کے لیے آمادہ نہ ہو جاتے تو بظاہر اسباب یہ اہم اور مفید کام التوا میں پڑ جاتا۔ شیخ صاحب موصوف کے علاوہ بقیہ حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

جناب مستطاب حاجی میاں محمد الدین صاحب تاجر چرم کلکتہ، جناب حاجی شیخ اسرار احمد صاحب تاجر ظروف کلکتہ جناب شیخ عبد الحمید صاحب تاجر چرم کلکتہ۔

یہ چند جملے محض اظہار سپاس کے لیے لکھے گئے ہیں ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ حضرات عہد کی اس سادہ خدمت کو بھی

دستیاب نہیں ہوسکتیں

مکان کے انتخاب، لائبریری، فرنیچر اور ادارہ کی تمام ابتدائی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد یکم جولائی ۱۹۳۸ء سے ادارہ کا ماہوار مجلہ برہان شائع ہونا شروع ہوا جو الحمدللہ ایک دن کی تاخیر کے بغیر روز افزوں ترقی کے ساتھ جاری ہے اور جو ابھی سے ہندوستان کے بلند پایہ علمی مذہبی اور اصلاحی رسائل کی پہلی صف میں رکھا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ ایسی پُرمغز مفید دینی و علمی مضامین شائع ہوں جن سے پڑھنے والوں کی معلومات میں اضافہ ہو اور جو اُن کی روح کے لیے بالیدگی اور اُن کے دل و دماغ کے لیے روشنی کا سبب بن سکیں۔ ہم نے یہ کبھی خواہش نہیں کی کہ برہان میں عام اور بے مغز یا انتہائی علمی اور حد درجہ خشک مضامین شائع کیے جائیں۔ ہمارا مقصد ہے قوم کے دماغ کی تربیت، اور ہم جانتے ہیں کسی قلمی کتاب کے قدیم نسخے پر، یا کسی بادشاہ کی تاریخ وفات پر محققانہ مضامین شائع کرنے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ آپ برہان کا فائل اٹھا کر دیکھیے مذہبی مضامین کی فہرست میں آپ کو وہ مضامین ملینگے جن میں تحقیق و بصیرت کے ساتھ کسی ایسے مسئلہ پر کاوش کی گئی ہے جو وقت کے تقاضوں کے لحاظ سے نہایت اہم سمجھا جاتا ہے مثلاً "فہم قرآن"، "اسلام کا اقتصادی نظام"، "ہندوستان میں قانون شریعت کے نفاذ کا مسئلہ"، "عصمت انبیاء"، "قرآن کی روشنی میں عذاب الٰہی اور قانون فطرت"، وغیرہ علمی مضامین میں آپ کو ایسے مقالات نظر آئینگے جو کسی نہ کسی نہج سے اسلام یا تاریخ اسلام سے متعلق ہونگے، مثلاً "سائنس اور الوہیت"، "عراق و عجم پر ہندوستانی فن تعمیر کا اثر"، "سحر و صابئیت کی تاریخ"، "قبۃ الصخرہ"، "فرعون موسیٰ" وغیرہ۔ "سوشلزم" پر جو مضمون شائع ہوچکا ہے وہ معلومات کے اعتبار سے بہت قیمتی مضمون ہے اور پہلی مرتبہ اردو زبان میں منتقل ہوا ہے اور اکثر اردو رسالوں اور اخباروں نے اس کو برہان سے نقل کیا ہے۔ "تنقید سمط کا جواب"

اس عنوان سے جو مضمون شائع ہوتا رہا ہے وہ اگرچہ ایک ناقدِ کتاب کے جواب میں لکھا گیا تھا اور برہان کے عام ناظرین کے لیے اُس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، تاہم اُس میں عربی ادب و لغت سے متعلق بعض بڑی قیمتی اور قابلِ قدر باتیں آگئی ہیں جن سے علمار بہرہ یاب ہو سکتے ہیں۔

اِن طویل اور مسلسل مذہبی و علمی مقالات کے ماسوا "خواطر و سوانح" کے عنوان سے علامہ ابن جوزی کے افادات اور منفلوطی کے جو مترجم ادبی، اصلاحی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں وہ اخلاقی اور روحانی درس کے اعتبار سے اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں جن کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پھر ان مقالات کے ساتھ ہمنے "شئون علمیہ" کے ماتحت سائنس کی نئی نئی ایجادات و اختراعات سے بھی قارئین برہان کو باخبر رکھنے کی کوشش کی ہے، اور "لطائف ادبیہ" کے عنوان سے اب تک برہان میں جو نظمیں شائع ہوتی رہی ہیں اُن کا اکثر حصہ ادب عالیہ کی صف میں جگہ پانے کے قابل ہے، اس کے علاوہ برہان کی یہ خصوصیت رہی ہے اور ان شاء اللہ رہیگی کہ اُس کے سب مضامین نثر و نظم اُس کے اپنے ہوتے ہیں، اُس میں کبھی کوئی مطبوعہ مضمون شائع نہیں ہوا

برہان کی نسبت جو کچھ عرض کیا گیا، اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مضامین کے اعتبار سے برہان کی موجودہ رفتار کو ہم اپنے لیے تسلی بخش سمجھتے ہیں، بلکہ ہم نے اپنے دماغ میں اس کے مضامین کے لیے جو معیار قائم کر رکھا ہے، برہان ابھی اُس سے کئی منزل دور ہے لیکن اگر خدا کا فضل و کرم شاملِ حال رہا تو آپ دیکھینگے، بدیر نہیں بہت جلد برہان ترقی کی اُس منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیگا

اِس ذیل میں یہ بات بھی لحاظ کے قابل ہے کہ اس وقت جبکہ ہندوستان کے مسلمانوں میں

ایک عجیب قسم کا سیاسی بحران وہیجان پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اچھے اچھے دماغوں کا توازن قائم نہیں رہ سکا۔ اور وہ مختلف ٹولیوں میں تقسیم ہو کر آپس میں ایک دوسرے سے شدید نفرت کرنے لگے ہیں۔ معقولیت، رواداری اور وسعتِ قلب ونظر کی جگہ تنگدلی اور تنگ مزاجی نے لے لی ہے بعض اچھے اچھے سنجیدہ اجتماعی ومذہبی رسالے بھی اپنی قدیم روش پر قائم نہیں رہے بلکہ اس تلاطم کی رو میں بہہ پڑے ہیں۔ "برہان" کا دامن ان آلودگیوں سے یکسر پاک وصاف رہا ہے، اُس نے قبولِ عام کے لیے کسی خاص جماعت کا آلۂ کار بننا کبھی گوارا کیا اور نہ کرے۔ وہ اپنے مسلک قویم پر جس طرح پہلے قائم تھا اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہیگا۔ اُسے جو بات کہنی ہوتی ہے بے خوف وبے تامل کہتا ہے لیکن بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا کا اصول کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں دیتا، وہ سلیس وعام فہم اور معقول طریقہ پر حق کی آواز لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہے لیکن کسی شخص یا کسی خاص جماعت پر غیر ذمہ دارانہ نکتہ چینی کر کے غیظ وغضب کے جذبات کو برانگیختہ کرنا نہایت معیوب ومذموم خیال کرتا ہے۔ اُس کا مطمع نظر یہ ہے کہ مسلمانوں میں خود سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی عادت پیدا ہو سو وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی لیڈر کی تضحیک کر کے مسلمانوں کے ذوق مردم شناسی کو پامال کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ برہان نے ہمیشہ وقتی سیاسیات کے بے مغز ہنگاموں سے بے تعلق رہنے کی کوشش کی اور حالات کی انتہائی پیچیدگی کے باوجود وہ اس کوشش میں کامیاب رہا سفالبًا اسی سبب سے اُسے مختلف سیاسی نقطہائے نگاہ رکھنے والے ارباب علم وذوق میں یکساں باریابی حاصل ہے، ہم جانتے ہیں کہ قوموں کی تاریخ میں سیاسی بحران ایک سیلاب کی طرح آتا ہے اور گذر جاتا ہے۔ اصل خدمت یہ ہے کہ عمدہ اور صالح لٹریچر فراہم کر کے قوموں کے دماغ کی صحیح تربیت کی جائے، اور ان میں حقیقی فکر وعمل کی استعداد پیدا کر کے انہیں روشن دماغ قوم بنا دیا جائے۔

کتابوں کے سلسلہ میں ادارہ سے اب تک دو کتابیں بہترین کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت سے مزین ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ ایک اڈیٹر برہان کے قلم سے "الرق فی الاسلام" جس کی ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے سائز پر ۲۸۰ صفحات ہے۔ دوسری "تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام" مصنفہ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ دو کتابیں "سوشلزم کی حقیقت اور اس کی تاریخ" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" زیر طباعت ہیں۔ امید ہے کہ جولائی کے ختم تک شائع ہو جائینگی۔ یہ چار کتابیں وہ ہیں جو سال اول کے محسنین و معاونین کو دی جائینگی۔ سال رواں کے لیے جو کتابیں زیر ترتیب ہیں یا مکمل ہو چکی ہیں بالفعل یہ ہیں۔ ابھی پورا سال پڑا ہوا ہے۔ توقع ہے کہ ان میں ایک دو ضخیم کتابوں کا اور اضافہ ہوگا جو فلسفہ، تاریخ یا فقہ و تفسیر سے متعلق ہونگی۔

(۱) "موالی" از اڈیٹر برہان، ضخامت تقریباً ۴۵۰ صفحات۔ الرق فی الاسلام کا حصہ دوم،

(۲) اخلاق، اصول اخلاق اور فلسفہ اخلاق پر محققانہ کتاب۔ از مولانا حفظ الرحمن صاحب ضخامت تقریباً ۵۰۰ صفحات۔

(۳) صراط مستقیم (The Balanced way) از بیگم مولانا عزیز گل صاحب یہ انگریزی زبان میں ہے، اور اسلام و عیسائیت کے مقابلہ پر بہترین محققانہ رسالہ ہے۔ ہمارے پاس مکمل حالت میں موجود ہے۔ لائق مصنفہ نومسلمہ یورپین خاتون، اور انگریزی زبان کی نامور انشا پرداز اور کئی کتابوں کی مصنف ہیں۔

(۴) "دلی کے سات شہر" از اڈیٹر برہان "پرانی سات دلیوں کی بالکل جدید اور جامع تاریخ ان مستقل کتابوں کے علاوہ "فہم قرآن" بھی کتابی شکل میں جدید ترتیب اور حذف و اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

ہم نے شروع میں وعدہ کیا تھا کہ ادارہ کے محسنین ومعاونین کو ایک سال میں چار کتابیں دی جائینگی۔ آج ہم خدائے ذوالجلال کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے اس عہد کے ایفاء کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے اگران شائع شدہ کتابوں کی معنویت پر غور فرمایا تو آپ محسوس کرینگے کہ کارکنان ادارہ اگرکسی حوصلہ افزائی کے مستحق نہیں۔ تو اُن کے لیے کسی کے سامنے شرمسار ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے۔ خامیاں اور غلطیاں کس کام میں نہیں ہوتیں اپنے متعلق غلطیوں سے تنزہ کا دعویٰ کون کرسکتا ہے۔ تاہم ہمارا ضمیر مطمئن ہے کہ ہم جرم کوتاہ عملی اور گناہِ فرض ناشناسی کے مرتکب نہیں ہیں۔ ہمارے پاس "قطرۂ خونِ جگر" کی جو متاع حقیرمایہ تھی، مہمان کو اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے اس سے لوازم میزبانی کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ اُٹھا..... نہیں رکھا۔

آخر میں ہم اپنے اُن تمام برادرانِ علمی وصحافی کا دلی شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں جنھوں نے ادارہ کے حلقۂ محسنین ومعاونین واحبا میں داخل ہوکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی، یا اپنے اخبارات ورسائل میں بُرہان اور ادارہ کی تصنیفات سے متعلق اپنی قابل قدر آرا کا اظہار کیا، اور مفید ومخلصانہ مشوروں سے نوازا۔